ہفتہ وار رسالہ: 224
WEEKLY BOOKLET: 224

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17

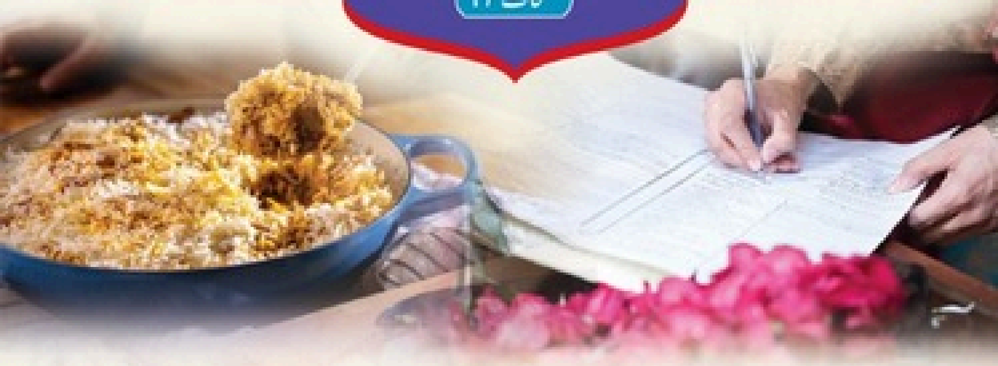

- نکاح مہنگا ہونے کی وجوہات 01
- دولہا والوں کے مالی مطالبے رشوت ہیں 03
- وَن ڈِش سسٹم رائج ہونا مفید ہے 10
- جہیز کا مالک کون؟ 12

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سُنّت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب

دعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنت: یاربَّ المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ **"امیرِ اہلِ سنت سے آسان شادی کے بارے میں سوال جواب"** پڑھ یا سُن لے، اُسے نکاح کی سُنَّت شریعت کے مطابق ادا کرنے اور غیر شرعی رسم و رواج سے بچا کر اپنے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ والہ وسلم

درود شریف کی فضیلت

منقول ہے: ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں سَر پر مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نامِ مبارک آتا میں دُرود شریف نہ پڑھتا تھا اِس گُناہ کی نُحُوست سے مجھ سے معرِفت اور ایمان سَلب کر لئے گئے (یعنی چھین لئے گئے)۔ (سبع سنابل، ص 35)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

نکاح مہنگا ہونے کی وُجوہات

سوال: آج کل نکاح مہنگے سے مہنگا ہوتا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں نِت نئے غیر شرعی طریقے آتے جا رہے ہیں لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ اِس بارے میں رہنمائی فرما دیجئے۔

جواب: نکاح بالکل مُفت تھا مگر اب مہنگا ہو گیا ہے۔ یاد رکھیے! نکاح میں ایک پیسا بھی واجب نہیں ہے کہ پیسا نہیں ہو گا تو نکاح نہیں ہو گا۔ البتہ مہر واجب ہوتا ہے۔ (رد المحتار، 4/219) اور اس کی کم اَز کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ (بہار شریعت، 2/64، حصہ: 7)

www.dawateislami.net

جس کی رقم پاکستانی کرنسی کے حساب سے (28 نومبر 2019 کے مطابق) تقریباً تین ہزار روپے (3000) روپے بنتی ہے تو یوں نکاح کرنا گویا مُفت ہی ہے۔ شادی کی پہلی رات گزار کر وَلیمہ کرنا سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت، 3 / 391، حصہ: 16) لیکن اس کے لیے شادی ہال بُک کروانا ضَروری نہیں ہے۔ اِسی طرح نکاح کے لیے بھی شادی ہال بُک کروانا ضَروری نہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت کا نکاح اور وَلیمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میرا نکاح (میمن) مسجد (بولٹن مارکیٹ) میں ہوا تھا اور میری دَرخواست پر مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ نکاح پڑھانے تشریف لائے تھے۔ ہم بلڈنگ کی دوسری منزل پر رہتے تھے جبکہ نیچے رہنے والے ہمارے پڑوسی کا گھر بڑا تھا تو اس میں میرا ولیمہ ہوا تھا۔ میں نے شادی کے موقع پر اپنے گھر کو دُلہن کی طرح سجایا بھی نہیں تھا البتہ شاید دو چار ٹیوب لائٹیں لگائی تھیں اور ٹیپ ریکارڈر پر نعت شریف چلائی تھی۔ اللہ پاک کی رَحمت اور کَرَم سے ہمارے یہاں شروع سے ہی گانے باجے کا تصور نہیں ہے۔ یاد رہے! شادی پر لینا دینا اور سونا کپڑے وغیرہ جو معمولات ہوتے ہیں یہ میری شادی پر بھی ہوئے تھے اور یہ جائز بھی ہے۔ اِسی طرح مہر کی کم از کم مقدار دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حَد مقرر نہیں ہے لہٰذا کوئی کتنا ہی مہر رکھے جائز ہے لیکن مہر دَرمیانے دَرجے کا ہو، تاکہ بوجھ نہ پڑے۔

بوڑھے باپ کی پنکھے سے لٹکی ہوئی لاش (عبرتناک واقعہ)

آج کل لوگ شادیوں میں مکان وغیرہ کی ڈیمانڈ کر کے ایک دوسرے کو پریشان کرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات مُعاملہ خودکشی تک جا پہنچتا ہے چنانچہ میں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ دیکھی جس میں ایک بوڑھے آدمی کی لاش پنکھے سے لٹکی ہوئی تھی اور ساتھ

www.dawateislami.net

میں کچھ اِس طرح تحریر تھا: یہ بوڑھا آدمی اپنی بیٹی کی شادی کر رہا تھا، دولہے والے رُخصتی سے پہلے طرح طرح کی ڈیمانڈیں کر رہے تھے کہ یہ چیز لے کر دو اور وہ چیز لے کر دو جبکہ یہ قرضے لے لے کر انکی ڈیمانڈیں پوری کر رہا تھا۔ رُخصتی سے دو دِن پہلے دولہا نے یہ مُطالبہ کیا کہ اگر مجھے فُلاں کار دِلاؤ گے تو میں بارات لے کر آؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔ اب اس بے چارے بوڑھے باپ نے بیٹی کے سُسرال سے کہا: آپ لوگوں کی ڈیمانڈیں پوری کرتے کرتے پہلے ہی مجھ پر بہت سارا قرضہ چڑھ چکا ہے لہٰذا اب ایسا کر کے مجھے مزید آزمائش میں مَت ڈالو، مگر دولہے میاں اپنے مُطالبے پر اَڑے رہے اور بارات لے جانے سے منع کر دیا۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ اِس بوڑھے باپ نے دِل بَرداشتہ ہو کر خودکشی کر لی۔

دولہا والوں کے مالی مُطالبے رِشوت ہیں

دولہا والوں کا دلہن والوں سے مالی مُطالبے کرنا رِشوت کی ایک صورت اور حرام ہے۔ اگرچہ لڑکی کا باپ بے چارہ اپنی عزّت بچانے اور اپنی بچّی کو رُخصت کرنے کے لیے مجبوراً ڈیمانڈ پوری کر بھی دے مگر مانگنے والا گناہ گار ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/ 257 ماخوذاً) ہمارے یہاں شادیوں میں دولہا والوں کی طرف سے مُطالبے کرنا عام ہو چکا ہے، کبھی دُلہن والوں سے AC کا مُطالبہ کیا جاتا ہے اور کبھی مکان دِلوانے کا، حالانکہ رہنے کے لیے مکان کا اِنتظام کرنا لڑکے پر واجب ہے۔ (تنویر الابصار، 1 / 284-283 ملتقطاً) آج کل لڑکی والے بے چارے مجبوراً لاکھوں کروڑوں کے مکانات دے رہے ہیں کہ ظاہر ہے لڑکیوں کی شادیاں کرنی ہیں اور لڑکیاں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ ہماری کتیانہ میمن بَرادری میں لڑکے والے لڑکی والوں سے مکان کا مُطالبہ نہیں کرتے بلکہ لڑکا خود مکان کا اِنتظام کرتا ہے لیکن ایک میمن بَرادری ایسی بھی ہے جس میں لڑکی والوں کو مکان دینا پڑتا ہے۔ اِس طرح کی چیزوں سے بے چارے

www.dawateislami.net

سماجی اِدارے والے کُڑھتے ہیں جیسا کہ ابھی حال ہی میں میرے غریب خانے (یعنی گھر) پر میمن بَرادری سے تعلق رکھنے والے ایک بڑے سَماجی اِدارے کے عہدے دار اور مختلف میمن بَرادریوں کے بڑے بڑے لوگ تشریف لائے تھے اور وہ بے چارے بھی اِس حوالے سے اپنی کُڑھن کا اِظہار کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ شادی پر کروڑوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اور پھر کچھ ہی دِنوں میں طلاق ہو جاتی ہے یا پھر میاں بیوی یا ساس بہو کی آپس میں نہیں بنتی اور لڑکی میکے چلی جاتی ہے۔ اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمَّت پر رحم فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 91)

سُوال: بہت سے لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ غَلَط رسموں نے شادی کو بڑا مشکل بنا دیا ہے مگر اِن رَسموں کو ختم کرنے کے لیے وہ عملی طور پر میدان میں نہیں آتے یہاں تک کہ اگر ان کے اپنے گھر کے کسی فرد کی شادی ہو تو وہ بھی ان رَسموں میں مبتلا نظر آتے ہیں، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بہت سے لوگوں کی کُڑھن ہوتی ہے جیسا کہ میری کُڑھن ہے اور میں مَدَنی چینل کے ذَریعے اِس حوالے سے عرض کرتا رہتا ہوں لیکن اب میرے خاندان میں کچھ ایسا ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ ظاہر ہے خاندان کا ہر ہر فرد بات ماننے یہ ضَروری نہیں ہے۔ اِسی طرح جو سَماجی اِداروں کے لیڈر ہوتے ہیں ان میں سے بعض واقعی دُکھی ہوتے ہیں اور انہیں اپنی قوم کا دَرد ہوتا ہے لیکن ان کے یہاں بھی اگر کوئی تقریب ہو گی تو بھلے یہ ناراض ہوں اور گھر میں بدمزگی ہو ان کی بات نہیں مانی جائے گی۔ یاد رہے! جَوان اَولاد کے سامنے سَماجی اِدارے کا یہ بوڑھا بے چارہ کیا کرے؟ اگر کسی رَسم کو روکنے کی کوشش کرے گا تو یہی بدنام ہو گا تو یوں بعض سَماجی لیڈر بڑے دَرد والے ہوتے ہیں مگر ان بے چاروں کی گھر میں

www.dawateislami.net

چلتی نہیں ہے۔ اگر کسی لڑکی کی شادی کرنی ہو اور سماجی لیڈر یہ چاہے کہ بالکل سادگی سے ہو جائے تو لڑکے والے بولتے ہیں یہ رَسم بھی ہو گی اور وہ رَسم بھی ہو گی تو اب یہ بے چارہ کیا کرے؟ اگر جوان لڑکی بیٹھی رہے گی تو گناہوں کے دَروازے کھلیں گے اور پھر بہت سی خرابیاں ہوں گی اِس لیے بے چارہ سَماجی رہنمانہ چاہتے ہوئے بھی رَسموں میں پھنس جاتا ہو گا اور پھر مُعاشرے میں اس کی بدنامی بھی ہوتی ہو گی کہ یہ بولتا یوں ہے اور کرتا یوں ہے۔ جو اِصلاح کی باتیں کریں ان کا مذاق اُڑانا اور ان پر تنقید کرنا یہ دِل آزار طریقہ ہے۔ جو بے چارے غَلَط رَسمیں ختم کرنے کا کہیں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور ان کے بارے میں یہ حُسنِ ظن رکھنا چاہیے کہ یہ مسلمان ہیں لہٰذا محض زبانی نہیں بلکہ دِل سے بولتے ہوں گے۔ اگر سَماجی رہنما طلاق کے بارے میں بولے کہ آج کل طلاقیں زیادہ ہو رہی ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے تو اب اگر ان کے خاندان میں کوئی طلاق ہو جائے تو ان کو بُرا بھلا بولنا ٹھیک نہیں ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں، کہ گھر بستا ہی نہیں ہے اور طلاق دینا ضَروری ہو جاتا ہے اِس لیے ان کے یہاں بھی طلاق ہو جاتی ہو گی۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط: 91)

سُوال: نکاح کے بعد جب دُعا مانگی جاتی ہے تو دور بیٹھے لوگوں کو آواز نہیں آتی اور جو قریب بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی شور کی وجہ سے نہیں سُن پاتے لیکن سب ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہوتے ہیں ایسے موقع پر کیا کرنا چاہیے آیا دُعا مانگی جائے یا خاموش رہا جائے؟

جواب: اگر کوئی دُعا مانگ رہا ہو تو اس کی دُعا سننا واجب نہیں ہے اپنے طور پر بھی دُعا مانگ سکتے ہیں۔ نکاح کی تقریب میں ان کے لیے دُعا کرنی چاہیے جن کا نکاح ہو رہا ہے کہ اللہ پاک ان کی شادی خانہ آبادی فرمائے ان کا گھر شاد و آباد رکھے۔ ”شادی خانہ آبادی“ کا مطلب یہ

www.dawateislami.net

ہے کہ ان کا گھر آباد رہے، ان کے گھر میں ٹوٹ پھوٹ نہ ہو، لڑائی جھگڑے نہ ہوں، ساس بہو کی جنگِ عظیم نہ چھڑے، کسی قسم کا ہنگامہ نہ ہو طلاق کی نوبت نہ آئے بلکہ یہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی اِطاعت میں زندگی بسر کریں۔ افسوس یہ چیزیں اب ہم میں نہیں ہیں۔ باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں لیکن عمل کچھ نہیں ہے، کردار کے بہت مَسائل ہیں۔ شادی خانہ آبادی کا یہی مطلب ہے اور جو اس کا اُلٹ ہو وہ شادی خانہ بَربادی ہے مگر یہ لفظ عوام میں اتنا مشہور نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:42)

منگنی میں پانچ من مٹھائی لیکر آنا!

سُوال: اگر لڑکی والے لڑکے والوں سے کہیں کہ ”منگنی میں پانچ من مٹھائی لیکر آنا“ اور لڑکے والوں کی اتنی گنجائش نہ ہو تو وہ کیا کریں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: کہیں کہیں ایسا ہے جیسے میمن برادری میں خرچے کی وجہ سے لڑکی والے آزمائش میں ہوتے ہیں اور بعض برادریوں میں لڑکے والے آزمائش میں ہوتے ہیں۔ بہر حال مٹھائی نہ تو پانچ من مانگی جائے اور نہ ہی پانچ کلو کیونکہ دینے والا اس وجہ سے دیتا ہے کہ اگر نہ دی تو شادی نہیں ہو گی یا یہ لوگ ہماری بچی یا بچے کو تکلیف دیں گے یا سامنے والے کے شر سے بچنا مقصود ہوتا ہے کہ نہ دینے کی صورت میں وہ ہمیں کنجوس کہیں گے، طرح طرح کی باتیں کریں گے اور جھوٹ سچ ملا کر ہماری جگ ہنسائی کا سبب بنیں گے۔ یاد رکھیے! اِس وجہ سے مٹھائی یا کوئی بھی چیز دینا رِشوت کہلائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 12 / 257-258 ملخصاً) اور لینے والا گناہ گار ہو گا، دینے والا چونکہ شر یا بُرائی سے بچنے یا اپنی عزت کی حفاظت کے لیے دے رہا ہے اس لیے اس پر گناہ گار ہونے کا حکم نہیں ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ، 17 / 300 ماخوذاً، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:95)

www.dawateislami.net

شادی بیاہ کی تقریب میں تاخیر کی وجہ اور اس کا حل

سُوال: شادی کارڈ پر کھانے کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس وقت کے مطابق کھانا نہیں کھلایا جاتا تو کیا یہ وقت لکھنا جھوٹ میں شمار ہو گا؟

جواب: لوگ ہی نہ آئیں تو کھانا کس کو کھلائیں؟ عام طور پر لوگ وقت پر نہیں آتے جس کی وجہ سے کھانا لیٹ ہو جاتا ہے۔ لوگوں کا یہ ذہن بن گیا ہے کہ اگر کارڈ پر 10 بجے کا لکھا ہے تو کھانا 11 بجے سے پہلے شروع نہیں ہو گا لہٰذا اگر ہم لکھے ہوئے وقت کے حساب سے جائیں گے تو کافی دیر تک شادی ہال میں پھنسے رہیں گے تو یوں اَب لوگوں کی تاخیر سے آنے کی ایسی عادت بن گئی ہے کہ جس کی اِصلاح بہت مشکل ہے۔

سماجی اِدارے والے اگر اپنی اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو سمجھائیں تو ہو سکتا ہے اس کا کچھ حل نکل آئے ورنہ خالی قانون پاس کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ قانون صرف تحریر میں آ جائے گا اور پھر بعد میں پتا بھی نہیں ہو گا کہ قانون بنا بھی تھا یا نہیں؟ بلکہ قانون بنانے والے خود بھی اسے بُھول جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ایک مجلس اس کام کے لیے بنائی جائے اور وہ یہ سارے مُعاملات حل کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ اگر اس ماہ ہماری برادری میں تین شادیاں ہیں تو یہ مجلس دولہا اور دلہن میں سے ہر فریق کے پاس جائے اور ان کو محبت سے سمجھا کر اس بات پر راضی کرے کہ دولہا اتنے بجے آ جائے گا اور دلہن والے بھی مجلس سے بولیں کہ آپ فکر نہ کریں ہمارا کھانا دُولہا والوں کے آنے سے پہلے ہی شادی ہال میں موجود ہو گا اور ہم کھانے کا اِنتظار نہیں کروائیں گے۔ اِس طرح اگر کوئی سماجی اِدارہ آگے آئے گا تو اس کی دیکھا دیکھی دوسرے سماجی اِدارے بھی ایسا کرنے لگیں گے اور یوں نظام میں کچھ نہ کچھ بہتری آ جائے گی۔ صِرف باتیں اور دیر دیر تک بحث و مباحثہ کرنے اور

www.dawateislami.net

زبردستی کی ہمدردیاں دِکھانے سے کچھ نہیں ہو گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:95)

سُوال: ہمارے معاشرے میں یہ رواج بھی ہے کہ حج پر جانے والے کو قریبی رِشتہ داروں کے لیے تحائف کا بندوبست کرنا پڑتا ہے، اِس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: بعض بے چارے حج کی اِستطاعت رکھنے کے باوجود بھی حج پر نہیں جا پاتے اس لیے کہ اُن کے پاس حج کا خرچہ تو ہوتا ہے مگر رواج کے مُطابق رِشتہ داروں کو تحائف دینے کے لیے خطیر رَقم نہیں ہوتی۔ اگر حج کا خرچہ پانچ لاکھ ہے تو بطورِ مُبالغہ کہوں تو انہیں پندرہ لاکھ دَرکار ہوں گے کیونکہ نند کو یہ دینا ہے، بھاوج کو وہ دینا ہے، بیٹی کو یہ دینا ہے تو باپ کو وہ دینا ہے۔ ماں اور ساس کو بھی فُلاں فُلاں تحفہ دینا ہے۔ یوں اتنے سارے رواج اس ظالم معاشرے نے ڈال دیئے ہیں کہ لوگ اس ڈر سے حج پر نہیں جا پاتے کہ اگر حج کے لیے جائیں گے تو رَسم ورواج کے مُطابق رِشتہ داروں کو تحائف دینے پڑیں گے ورنہ وہ ناراض ہو جائیں گے اور باتیں بنائیں گے۔ ظاہر ہے جو تحائف کا مُطالبہ کرتے ہیں وہ اچھے لوگ نہیں ہیں اور ان کے شر سے بچنے کے لیے جو کچھ انہیں دیا جائے گا وہ ان کے حق میں رِشوت ہے۔ حج پر جانے والوں سے تحائف لینے کے بجائے خوشی خوشی یہ کہنا چاہیے کہ آپ حج کے لیے جائیں تو ہمیں کچھ مَت دینا اور اگر دینا ہی ہو تو آبِ زَم زَم کا تحفہ دے دینا۔ اگر آبِ زَم زَم کی بوتل بھی نہ دی تب بھی ہماری طرف سے کوئی ناراضی نہیں ہے۔ اگر ہر رِشتہ دار اس طرح کہہ دے تو تحائف کے بوجھ سے چھٹکارا ملنے کی وجہ سے حج پر جانے والے کے دِل سے دُعائیں نکلیں گی۔

یاد رَکھیے! آبِ زَم زَم مانگنے کو کوئی بھی رِشوت نہیں کہے گا اس لیے کہ اس میں کوئی شر والا مُعاملہ ہی نہیں ہے کیونکہ یہ پانی ہے البتہ عجوہ کھجور لانے کو کہیں گے تو وہ مہنگی ہوتی

www.dawateislami.net

ہے۔ حاجی قیمتی مُصلّے، قیمتی تسبیحات، عجوہ کھجوریں، سوٹ پیس، چاکلیٹ کے پیکٹ اور خُدا جانے کیا کیا لاتے ہیں تو ظاہر ہے اس طرح کی چیزیں عام طور پر بندہ واہ واہ کر کے نہیں "آہ آہ" کر کے دیتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:54)

عِدّت ختم ہونے پر دَعوت کرنا

اِسی طرح عِدّت ختم ہونے پر دَعوتوں کو ضَروری سمجھنا کہ ماموں یا فُلاں کے یہاں پہلی دَعوت ہوگی تو اِس طرح کے اَندازلوگوں نے اپنے طور پر گھڑ لیے ہیں۔ ہاں! اگر اِن دَعوتوں کو ضَروری نہ سمجھیں اور ماموں، بھائی، بہن وغیرہ خوش دِلی کے ساتھ صِلۂ رِحمی (یعنی رِشتہ داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) اور اللہ پاک کی رضا کی نیت سے دَعوت کرتے ہیں تو یہ اچھا ہے۔ ایسی دَعوت بھی عِدّت سے نکلتے ہی ضَروری نہیں بلکہ عِدّت کے بعد جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ اگر نہ بھی کریں تب بھی حَرَج نہیں ہے۔ اپنے طور پر اِس طرح کے رَسم و رواج بنالینا اور پھر انہیں ضَروری سمجھنا یہ غَلَط ہے کیونکہ جب تک شریعت کا حکم نہ ہو کوئی بھی چیز ضَروری نہیں ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ، 11/256 ماخوذاً، ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:27)

سُوال: آج کل دیکھنے میں آرہا ہے کہ شادیوں میں جہیز لینے کے لیے بڑی فرمائشیں کی جاتی ہیں اور اس میں کسی قسم کا پچھتاوا بھی نہیں ہوتا بلکہ دونوں ہاتھوں سے جہیز لیا جاتا ہے اور بڑی فرمائشیں کی جاتی ہیں کہ فلاں چیز بڑی دیدو یا اچھی کمپنی کی دیدو اگر اس میں مزید پیسے ڈالنے ہوں تو ہم دیدیں گے وغیرہ، لیکن جب حق مہر کی بات آتی ہے تو یہی لوگ شریعت کو پکڑ لیتے ہیں کہ شریعت ہاتھ سے نہ چُھوٹ جائے۔ اس حوالے سے رہنمائی فرما دیجیے، نیز یہ بھی اِرشاد فرمایئے کہ شرعی طور پر مہر کتنا ہونا چاہیے اور اس وقت کے حساب سے شرعی مہر کتنا بنتا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: مہر کی کم سے کم مِقدار دو تولے ساڑھے سات ماشہ (30 گرام 618 ملی گرام) چاندی یا اس کی رَقم ہے۔ (بہارِ شریعت، 2/64، حصہ: 7) زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا رکھنا چاہیں رکھ سکتے ہیں۔ جہاں تک بیٹی کو جہیز دینے کا مُعاملہ ہے تو ماں باپ جو جہیز کی صورت میں اپنی بیٹی کو دیتے ہیں یہ دینا سنّت ہے، خاتونِ جنّت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی جہیز دیا گیا تھا اور یہ بات بچے بچے کو معلوم ہے۔ بعض سماجی اِداروں والے جہیز کو مَعاذَ اللہ لعنت کہتے ہیں یہ بالکل غَلَط ہے۔ البتہ جہیز کے لیے سامنے والوں کا مُطالبہ کرنا کہ یہ بھی چاہیے وہ بھی چاہیے یہ سب غَلَط ہے۔ اس صورت میں والدین ان کے شر سے بچنے کے لیے یہ سب دیں گے اور ان پر بوجھ پڑے گا اور ان کا دِل بھی پریشان ہو گا لہٰذا ایسا مُطالبہ ہر گز نہ کیا جائے۔ اس طرح مانگنا اپنی ذات کے لیے مانگنا ہے یہ اور بھی غَلَط ہے کہ سُوال کرنا ہے۔ دینے والوں نے اس لیے دیا کہ اگر نہیں دیں گے تو یہ لوگ ہماری بچی کو طعنے دیں گے کہ تیری ماں نے دیا کیا ہے؟ شوہر، ساس یا جس کی وجہ سے بھی اس طرح کچھ دیا جائے گا وہ رِشوت کہلائے گا۔

دعوتوں میں ون ڈش سِسٹم رائج ہونا مفید ہے

(امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) بعض برادریوں کے بارے میں پتا چلا تھا کہ ان لوگوں میں ایک سے زائد کھانے کرنے پر پابندی ہے اور یہ بھی طے ہے کہ کون سی ڈش کھلانی ہے اور کس طرح کھلانی ہے۔ اس سے سمجھ آتا ہے کہ اگر برادری والے اس طرح کی کچھ پابندی لگائیں اور عمل بھی کریں تو کافی مَسائل حل ہو سکتے ہیں لیکن بات وہی ہے کہ جب یہ پابندیاں لگانے والوں کے خود اپنے سر پر آتی ہے تو ان کے اپنے ہی گھر والے مَسائل کھڑے کر دیتے ہیں اور یہ بے چارے آزمائش میں آجاتے ہیں۔ (امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) او کھائی میمنوں میں شادی کے موقع پر ساری بَرادری کو دعوت دی جاتی تھی اور کھانے میں دال چاول ہوتے تھے۔ ان کے دال

www.dawateislami.net

چاول واقعی بڑے لذیذ ہوتے تھے اور سستے میں ہو جاتے تھے۔ اب معلوم نہیں کہ کیا سِلسلہ ہو گا کیونکہ آہستہ آہستہ خرابیاں آتی جا رہی ہیں، لوگ نہ جانے کیا کیا چیزیں شامل کر دیتے ہیں اور ان کی وجہ سے غریب آدمی پِس جاتا ہے، گویا یہ چیزیں تو ضَروری ہو چکی ہیں یعنی کھانے میں 100 طرح کی ڈشیں نہ ہوں تو بدنام ہو جائے گا اور بُرا بھلا سننا پڑے گا لہٰذا اس سے بچنے کے لیے بے چارہ قرض لے گا اگرچہ سودی قرض لینا پڑے مگر وہ لے گا اور یہ سب کرے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:67)

سُوال: آجکل لوگ شادیوں میں دُولہا اور دُلہن پر پُھول بَرساتے ہیں کیا یہ اِسراف ہے؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: شادیوں میں دُولہا اور دُلہن پر پُھول بَرسانے کو اِسراف نہیں کہیں گے کیونکہ اِس پر عُرف ہے۔ پُھول پہنائے جانے کو گُل پوشی اور پھول نچھاور کرنے کو گُل پاشی کہتے ہیں۔ گُل پاشی عُلَما پر باکثرت ہوتی ہے اور اَلحمدُ لِلّٰہ! جُلُوسِ میلاد میں بھی ہوتی ہے۔ دُولہا دُلہن پر گُل پاشی کرنا شَرعی طور پر ناجائز نہیں ہے اور اسے اِسراف بھی نہیں کہا جا سکتا اِس لیے کہ گُل پاشی سے خُوشبو پھیلتی ہے اور ماحول میں ایک کشش اور رونق پیدا ہوتی ہے تو یُوں اِس کا کچھ نہ کچھ فائدہ اور مقصد ہے۔ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گُل پاشی کرنے سے پُھول پاؤں تلے آئیں گے حالانکہ یہ پُھول سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پسینے سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا گلاب کے پُھولوں کی بے اَدبی ہو گی تو یہ ایک عوامی تَصَوُّر ہے۔ بعض رِوایات میں یہ ہے کہ گلاب کا پُھول سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مُبارک پسینے سے پیدا ہوا ہے لیکن مُحَدِّثِین نے ایسی رِوایات پر بڑی جَرح اور بڑا کلام کیا ہے اور اکثر مُحَدِّثِین کے نزدیک یہ رِوایات مَن گھڑت ہیں۔

(کشف الخفاء، 1/229، تحت الحدیث:797 ماخوذاً، المقاصد الحسنۃ، ص138، تحت الحدیث:261 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ پُھول بننے کا سبب سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پسینا ہے تب بھی شاید یہ گُل پاشی کے ناجائز ہونے کی وجہ نہ بن سکے۔(ملفوظاتِ امیرِاہلِ سنت، قسط:33)

سُوال: اگر شادی وغیرہ کسی تقریب کے موقع پر پُھول نچھاور کرنے کے لیے چاروں طرف بے پردہ لڑکیاں جمع ہوں تو؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یقیناً بے پردگی کو روکا جائے گا۔ شادی میں کھانے کی دعوت تو جائز ہے اب اگر اس میں نامحرم عورتیں اور مَرد مل کر کھا رہے ہوں اور قہقہے لگا کر ہنس رہے ہوں تو اسے کون جائز کہے گا؟ شادی میں پھول نچھاور کرنا اور کھانے کی دعوت کرنا جائز ہے البتہ اگر اِس میں کوئی ناجائز حرکت داخل ہو گئی تو اسے ناجائز کہا جائے گا۔(ملفوظاتِ امیرِاہلِ سنت، قسط:33)

جہیز کا مالِک کون؟

سُوال: جہیز مَرد یا عورت میں سے کس کی مِلک ہوتا ہے؟

جواب: لڑکی کو جو سامان میکے کی طرف سے بطورِ جہیز دیا جاتا ہے وہ لڑکی کی ہی ملکیت ہوتا ہے اور طلاق کے بعد اسے جہیز کا سامان واپس لینے کا پورا حق ہے بلکہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو وہ سامان اِستعمال کرنے کی بھی اِجازت نہیں۔ اور جہاں تک شوہر اور اس کے گھر والوں کی جانب سے دیا جانے والا سامان اور زیورات وغیرہ ہیں تو ان کی تین صورتیں ہیں:

﴿1﴾ شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً لڑکی کو سامان اور زیورات کا مالک بنایا تھا اور قبضہ بھی دیا تھا۔

﴿2﴾ شوہر یا اس کے گھر والوں نے صراحتاً لڑکی کو سامان اور زیورات عاریتاً یعنی فقط استعمال کے لئے دیئے تھے۔

﴾3﴿ شوہر یا اس کے گھر والوں نے لڑکی کو سامان اور زیورات دیتے وقت کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ **پہلی صورت** میں عورت سامان اور زیورات کے ہبہ کی وجہ سے اس کی مالک بن جاتی ہے اور یہ ان چیزوں کا مطالبہ بھی کر سکتی ہے۔ **دوسری صورت** میں جس نے وہ چیزیں دی ہیں وہی اس کا مالک ہے اور **تیسری صورت** میں شوہر کے خاندان کے رَواج کو دیکھا جائے گا اگر وہ عورت کو ان اشیاء کا مالک بنا دیتے ہیں تو یہ چیزیں لڑکی کی ہیں اور اگر مالک نہیں بناتے تو یہ دینے والے ہی کی ہیں۔

اِسی بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: جہیز تو سب عورت کا ہے اس میں کسی کا حق نہیں۔ اور چڑھاوے کا اگر عورت کو مالک کر دیا گیا تھا خواہ صَراحۃً کہہ دیا تھا کہ ہم نے اس کا تجھے مالک کیا یا وہاں کے رَسم و عُرف سے ثابت ہو کہ تملیک ہی کے طور پر دیتے ہیں جب تو وہ بھی عورت کی ملک ہے ورنہ جس نے چڑھایا اس کی ملک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/259-260)(فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط17)

سُوال: زوجہ فوت ہو جائے تو کیا سارا جہیز شوہر رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: زوجہ فوت ہو جائے تو شوہر یا کوئی اور اس کے جہیز وغیرہ کا تنہا مالِک یا حقدار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ سارا سامان جو عورت کی ذاتی ملکیت تھا، اس کے مرنے کے بعد شرعی قانون کے مطابق وُرَثا میں تقسیم ہو گا جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: جہیز ہمارے بِلاد (یعنی شہروں) کے عُرفِ عام شائع سے خاص مِلکِ زوجہ ہوتا ہے جس میں شوہر کا کچھ حق نہیں، طلاق ہوئی تو کُل لے گی اور مَر گئی تو اسی کے وُرَثا پر تقسیم ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/203)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:17)

سُوال: بعض جگہ یہ رَواج ہے کہ جہیز میں دیئے گئے سامان کو باقاعدہ سجا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، بعض جگہ ایک شخص کھڑے ہو کر اِعلان بھی کر رہا ہوتا ہے کہ یہ سونے کا سیٹ اتنے تولے کا ہے، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: جہیز کی نُمائش کرنے میں کوئی شَرعی ممانعت تو نظر نہیں آتی اَلبتہ اس میں اَخلاقی اور مُعاشرتی خَرابیاں ضَرور ہیں۔ مُعاشرے میں نمود و نمائش کا شوق اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ مسجد میں چندہ دیتے وقت بھی خواہش کی جاتی ہے کہ نام لے کر دُعا کی جائے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چل جائے کہ مالدار دولت نے مسجد کو چندہ دینے کا اِحسان کیا ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:12)

سُوال: آج کل بعض جگہوں پر جہیز کی نمائش کی جاتی ہے، لوگوں کو جہیز دِکھانے کا باقاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، کیا ایسا کرنے میں یتیم اور غریب بچیوں کی دِل آزاری نہیں ہے؟

جواب: جہیز کی نمائش کرنے کو دِل آزاری نہیں کہہ سکتے۔ اگر ایسا ہو تو پھر بلڈنگ بنانا بھی دِل آزاری کا سبب ہو گا کہ جھگی میں رہنے والے کا دِل دُکھے گا بلکہ جھگی بنانا بھی منع ہو جائے گا کہ جو فٹ پاتھ پر پڑے ہیں، جن کے پاس جھگی بھی نہیں ان کا دِل ٹوٹ جائے گا، تو یُوں دُنیا کا نِظام ہی رُک جائے گا، لہٰذا اگر کسی نے اللہ پاک کی رضا کے لیے دِل جوئی اور دِیگر اچھی نیتوں کے ساتھ اچھا جہیز دیا، واہ واہ اور حُبِّ جاہ مقصود نہیں ہے اور وہ چار آدمیوں کو جہیز دِکھا بھی دیتا ہے تو اس پر کسی کی دِل آزاری کا حکم لگانا سمجھ میں نہیں آرہا۔ البتہ اس سے بچنا بہتر ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:31)

سُوال: بہن کو جہیز میں کون سی کتاب دی جائے؟

جواب: سبحانَ اللہ! بہن کو جہیز میں تفسیر "صِراطُ الجنان" کی 10 جِلدیں دے دیجیے۔

www.dawateislami.net

قرآنِ کریم کی تفسیر گھر میں رکھی رہے گی جب بھی بَرَکتیں لُٹاتی رہے گی۔ اس میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان بھی ہے۔ اگر خرچہ کم کرنا چاہیں تو پھر بہارِ شریعت دی جا سکتی ہے یا پھر ترجمۂ قرآن کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان ایک ہی جِلد میں ہے یہ دیا جا سکتا ہے۔ فیضانِ سُنَّت جلد اوّل اور اس کے دِیگر اَبواب مثلاً غیبت کی تباہ کاریاں، نیکی کی دعوت یہ پورا سیٹ بھی دیا جا سکتا ہے۔ جتنی کتب کا میں نے عرض کیا یہ سارے سیٹ بھی جہیز میں دیئے جا سکتے ہیں۔ لوگ لاکھوں کروڑوں روپے شادیوں پر خرچ کرتے ہیں اور سونے کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، اگر نیکیوں کا ڈھیر لگانے والے اَسباب بھی چند ہزار روپے خرچ کر کے دے دیئے جائیں تو مدینہ مدینہ۔ گھر میں دِینی کتابیں ہوں گی تو کبھی نہ کبھی کوئی تو کھول کر دیکھے گا کہ یہ کیا ہے؟ آنے والی نسلیں دیکھیں گی کہ یہ کیا ہے؟ گھر کے دِیگر اَفراد دیکھیں گے کہ یہ کیا ہے؟ لہٰذا جہیز میں دِینی کتابیں دینی چاہئیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:30)

سُوال: شادی میں بہت سے لوگ قیمتی اور مہنگے گلدستے تحفے میں دیتے ہیں، کیا یہ دُرُست ہے؟ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

جواب: شادی کے موقع پر جو اُلٹے سیدھے طرح طرح کے Gifts (تحائف) دیئے جاتے ہیں تو وہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔ مثلاً عام طور پر شادیوں میں شوپیس دیتے ہیں یا ایسے قیمتی گلدستے دیتے ہیں جن میں عام طور پر خوشبو نہیں ہوتی تو ایسے گلدستے دینا جائز ہے، یُوں ہی ایسے شوپیس دینا بھی جائز ہے جن میں جاندار کا پُتلا نہ ہو لیکن ایسی چیزوں کے فَوائد کم ہیں۔ اب گلدستے کو بندہ کیا کرے گا؟ مثلاً حاجی عبید رضا کو کسی نے قیمتی گلدستہ آکر دیا، اب حاجی عبید رضا نے اسے کیا کرنا ہے؟ جَزاکَ اللہ کہہ کر رکھ لینا ہے اور پھر کسی کو پکڑا دینا ہے۔ اگر

www.dawateislami.net

کچھ دیناہی تھاتواس کی جگہ کوئی دِینی کتاب دے دیتے۔اگر کوئی عمامہ پہنتاہے تواس کو سوٹ پیس اور عمامہ دے دیتے، سُنَّت کے مُطابق پہنتارہے گا اور نمازیں پڑھتارہے گا۔دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ میں ہزاروں دِینی کتابیں ہیں، ان میں سے کوئی کتاب حسبِ توفیق خرید کر کے تحفے میں دے دی جائے۔اگر شادی کے گفٹ کے طور پر کوئی کتاب دینی ہے تو اس پر لکھ بھی دیں کہ فُلاں کی شادی کے موقع پر تحفہ، یاشادی مُبارَک۔اگر شادی مُبارَک وغیرہ لکھ کر کتاب دیں گے تواُمّید ہے کہ وہ یادگار کے طور پر سنبھال کر رکھے اور پڑھے۔ اگر دُولہاپہلے سے دینی ماحول میں ہے تب بھی کتاب تحفے میں دیں کہ گھر میں کوئی توپڑھے گا۔مسلمانوں کے گھر میں دِینی کتاب جائے گی توکسی قسم کا نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ اِن شاءَاللہ الکریم کچھ نہ کچھ کما کر دے گی۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،قسط:30)

”غیبت کی ہلاکت خیزیاں“ کے سترہ حُرُوف کی نسبت سے منگنی/شادی میں غیبتوں کی 17 مثالیں[1]

جب رشتہ طے کرنا ہوتا ہے تو فریقین میٹھے میٹھے بن کر ترکیب بنالیتے ہیں، مگر اِس دَوران بھی اور بعد میں تو اکثر غیبتوں کا سلسلہ رہتا ہے اس کی 17 مثالیں مُلاحظہ ہوں:* بے مُرَوَّت لوگ ہیں* گھر آکر دعوت دینی چاہیے تھی* صرف کہلوا دیایا* فون سے ہی گزارہ کرلیا* ساس نے کسی کو بلانے کیلئے بھی نہیں بھیجا* ہم نے ان کو اپنے یہاں کیلئے زیادہ آدمیوں کو ساتھ لانے کی دعوت دی تھی مگر انہوں نے ہم کو بَہُت تھوڑے آدمیوں کی دعوت دی ہے* میں دعوت میں گیاتو سُسر نے مجھے خاص لفٹ نہیں دی* مجھے یہ تک نہیں بولا کہ ”اور کھاؤ“* لڑکی والوں کی طرف سے بَہُت دن ہوئے کوئی دعوت نہیں ملی یہ کوئی طریقہ ہے!* کنجوس مکّھی چُوس ہیں* کھانے کا صِرف پتیلا بھجوادیا دیگ آنی چاہیے تھی* ساس کا دل بَہُت چھوٹا ہے* آم کی صِرف

[1] . . . یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

ایک ہی پیٹی بھیجی اور * آم بھی بس ایسے ہی تھے * بڑے بھائی کیلئے گھڑی * باجی کیلئے سوٹ اور * امّی کیلئے چادر کی ترکیب تھی مگر ہر چیز گھٹیا پکڑائی وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض تو وہ غیبتیں ہیں جن کو شاید "چوری اور سینہ زوری" کہیں تب بھی غَلَط نہیں کیوں کہ اوّل تو جن چیزوں کے گلے شکوے ہو رہے ہیں ان کے اندر اکثر رشوت کی بھیانک آفت بھی شامل ہے۔ مَثَلًا یہ مطالَبات کرنا کہ لڑکے کے بھائی اور والدین کو لڑکی والے یہ یہ چیزیں دیں گے تو ہی ہم رشتہ کریں گے تو یہ "رشوت" ہوئی۔ لڑکی والے اگر تحائف نہیں دیتے تو لڑکے والا فریق طعنے مِہنے دیتا ہے لہٰذا اپنی لڑکی کو سُسرال والوں کے شر سے بچانے کیلئے آم کی پیٹیاں اور کھانے کے تھیلے وغیرہ پیش کئے جاتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "رِشوت وہ ہے جو بعض قوموں میں رائج ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کا رِشتہ کسی سے اُس وَقت تک نہیں کرتے جب تک خاطِب (یعنی نکاح کا پیغام دینے والے) سے اپنے لئے کوئی چیز حاصِل نہ کرلیں، نیز رِشوت وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے زیرِ وِلایت (یعنی زیرِ سرپرستی) لڑکی کا رِشتہ تو کر دے مگر اپنے لئے کچھ لئے بِغیر وہ لڑکی شوہر کے حوالے نہ کرے۔" (فتاوٰی رضویہ، 12/ 257) یاد رکھئے! رشوت حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے چُنانچِہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّارِ۔ یعنی رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(معجم اوسط، 1/ 550، حدیث: 2026)

رِشوت سے توبہ کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! جس نے رِشوتیں لی ہوں، اب نادِم ہے تو صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں، توبہ کے ساتھ ساتھ ساری رِشوتیں اُن کو لوٹانا ہوں گی جن جن سے لی ہیں، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو دے، ان کا بھی پتا نہ لگے تو فقیر کو دیدے۔ رِشوت کی مزید معلومات کیلئے فیضانِ سنّت جلد اوّل صَفْحہ 540 تا 554 کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

جب تمہارے پاس ایسے لڑکے کا رشتہ آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اُس سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرو، اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔ (ترمذی، 2/344، حدیث:1086)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لڑکی کے لیے دیندار، عادات و اطوار کا درست لڑکا مل جائے تو محض مال کی ہوس میں اور اوباش کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اُدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اُدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور لڑکی والوں کو ننگ و عار کا سامنا کرنا پڑے گا، نتیجہ یہ ہو گا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 5/8 ملتقطاً)

978-969-722-230-8
01082254

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net